یورپین یونین

انڈویجوئل لینڈ
انفرادی آزادی کے لئے کوشاں

خواتین پولیس: قوم کی ضرورت

۲۰۱۵ء کے خواتین پولیس سے متعلق اعداد و شمار کے مطابق

- پنجاب میں ۱۴۔۲۰۱۵ء میں ۱۱۱ خواتین سب انسپکٹر بھرتی کی گئیں ہیں، ۲۰۱۴ء کی بھرتیوں میں ۵۷ خواتین سب انسپکٹر بھرتی کی گئیں جو کہ کل بھرتیوں کا تقریباً ۱۷ فیصد ہیں اور ۲۰۱۵ء میں ۳۶ خواتین سب انسپکٹر بھرتی ہوئیں جو کہ کل بھرتیوں کو تقریباً ۱۳ فیصد ہیں۔
- خیبر پختونخواہ میں ۷ خواتین ڈپٹی سپرانٹنڈنٹ پولیس، ۱۴ انسپکٹر، ۲ سب انسپکٹرز، ۱۵ اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، ۱۷ ہیڈ کانسٹیبلز اور ۴۲۷ کانسٹیبلز موجود ہیں
- بلوچستان میں اڈی ایس پی، ۱۴ کمپیوٹر آپریٹرز، اسب انسپکٹر، ۱۲ اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ۹ ہیڈ کانسٹیبلز اور ۶۶ کانسٹیبلز موجود ہیں
- اسلام آباد میں اسب انسپکٹر، ۱۱۰ اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، ۲۶ ہیڈ کانسٹیبلز اور ۱۵۷ کانسٹیبلز موجود ہیں
- آزاد جموں کشمیر کی خواتین کے لیے سینکشن تعداد میں اانسپکٹر، ۶ سب انسپکٹرز، ۱۶ اسسٹنٹ سب انسپکٹرز، ۷ ہیڈ کانسٹیبلز، اور ۸۰ کانسٹیبلز ہیں۔
- پاکستان ریلوے میں ۱۲ اپر دویژن کلرک خواتین، ۲ لوئر ڈویژن کلرک، ۱۲ اسسٹنٹ سب انسپکٹر، ۷ ہیڈ کانسٹیبلز اور ۱۴۶ کانسٹیبلز موجود ہیں۔
- خواتین کے لیے ۱۹ الگ تھانے ہیں جن میں سے پشاور، ایبٹ آباد، حیدرآباد، لاڑکانہ، میرپورخاص، اسلام آباد، لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، گلگت،
- اسکردو، ہنزہ، دیامر، غذر، گانچے اور استور میں ایک ایک جبکہ کراچی میں تین خواتین کے تھانے موجود ہیں۔
- پنجاب پولیس میں خواتین کے لیے ۱۵ فیصد کوٹہ، بلوچستان میں ۵ فیصد کوٹہ، جبکہ دیگر صوبوں میں خواتین کے لیے ۱۰ فیصد کوٹہ مقرر کیا گیا ہے۔

سفارشات

- خواتین پولیس کو بچوں اور خواتین سے متعلق کیسوں تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ عام تھانوں میں بھی خواتین ایس ایچ او اور افسران کو مردوں کے شانہ بشانہ تعینات کیا جائے۔
- خواتین کی پولیس میں نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے انہیں مراعات دی جانی چاہیں۔
- خواتین کے ترقی، تبادلے اور تربیت کے مسائل کو حل کیا جانا چاہیے۔
- پولیس کی ملازمتوں میں خواتین کے لیے ۱۰ فیصد کوٹہ ناکافی ہے کم سے کم ۳۰ فیصد کوٹہ مقرر کیا جانا چاہیے تاکہ ملک کی نصف سے زائد آبادی کو خدمات فراہم کی جاسکیں۔
- خواتین کے لیے آسامیاں ہونی چاہیں، ان کو اعلیٰ عہدوں پر اور پالیسی بنانے کی سطح پر بھی فائز کیا جائے۔
- ملک میں موجود خواتین کے تھانوں کو فعال بنایا جائے تاکہ ہر طرح کے کیس درج ہوسکیں، نیز ان تھانوں میں ماہر تفتیشی اسٹاف کو بھی تعینات کیا جائے۔
- ہر پولیس اسٹیشن میں خواتین کمپلینٹ سیلز کا قیام عمل میں لایا جائے، اور پولیس اسٹیشنز کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنایا جائے۔
- خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ تعینات کیا جائے تاکہ کمیونٹی پولیسنگ کو بہتر بنایا جاسکے۔
- پولیس کے محکمے، قانون ساز اداروں، سول سوسائٹی اور میڈیا کو خواتین کے اہم کردار کو اجاگر کرنے کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔
- خواتین پولیس کو مردوں کے ساتھ تعینات کیا جائے تاکہ ماحول میں بہتری لائی جاسکے اور خواتین پولیس مرد پولیس اہلکاروں کے تجربے سے سیکھ سکیں۔
- خواتین پولیس کے لیے بنیادی ضروریات کو یقینی بنایا جائے، اس کے علاوہ خواتین کے لیے ٹرانسپورٹ کی سہولیات کو یقینی بنایا جائے۔

خواتین کے لیے اہم محکمہ ۔"پولیس" : کیسے؟

پاکستان میں نصف سے زیادہ آبادی خواتین کی ہے۔ بڑھتے ہوئے جرائم، تشدد اور دہشتگردی کو مدِنظر رکھتے ہوئے خواتین کی نمائندگی پولیس کے محکمے میں نہایت اہم ہوچکی ہے: اسکے علاوہ؛

صنفی بنیادوں پر ظلم وتشدد
ملزم اور متاثرہ خواتین اور بچوں سے تفتیش
چھاپہ مارنے کی صورت میں خاتون پولیس اہلکار کا ساتھ ہونا
لاک اپ اور جیل میں خاتون پولیس کا موجود ہونا
بنیادی خدمات سرانجام دینے
سکیورٹی اور ایمرجنسی ڈیوٹیوں
تھانوں کے ماحول اور پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے خواتین کی پولیس میں نمائندگی اہم ہے

کیا آپ خواتین کے تھانوں اور خواتین پولیس کے عھدوں کی موجودہ صورتحال سے آگاہ ھیں؟

آیئے جانئے!

خوش آئندہ بات یہ ھے کہ:	لیکن؛
خواتین پولیس کے محکمے میں ۱۹۵۲ء سے کام کررہی ہیں	پولیس کے محکمے میں خواتین کی تعداد پولیس کے محکمے کی کل تعداد کا اِیک فیصد سے بھی کم ہے
پورے پاکستان میں خواتین پولیس کے محکمے میں کانسٹیبل سے لے کر ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے عہدے تک کام کررہی ہیں	اعلیٰ عہدوں پر صرف ایک خاتون ڈپٹی انسپکٹر جنرل اور ۱۲۰ اسسٹنٹ سپرانٹنڈنٹ پولیس آفیسرز موجود ہیں
خیبر پختونخواہ کے مختلف تھانوں میں تقریباً ۲۶ خواتین کے لیے کمپلینٹ سیل قائم کیے گئے ہیں	پشاور اور ایبٹ آباد میں خواتین کے تھانوں میں ایف آئی آر درج کرنے کی سہولت موجود نہیں ہے
کوئٹہ میں خواتین کے لیے رپورٹنگ سنٹر موجود ہے	بلوچستان میں خواتین کے لیے کوئی تھانہ نہیں ہے
کراچی اور جنوبی پنجاب کے چند عام تھانوں میں خواتین ایس ایچ او کو تعینات کیا گیا ہے	خواتین کے تھانوں میں صرف خواتین اور بچوں سے متعلق کیس درج کیے جاتے ہیں
بھرتی کے وقت خواتین کے لیے مختلف فزیکل معیارات رکھے جاتے ہیں	پولیس کے محکمے میں خواتین کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے بنائی گئی پالیسیوں پر عمل در آمد نہیں ہورہا
پولیس میں مردوں اور خواتین کو ایک جیسی تربیت دی جاتی ہے	پولیس کے محکمے میں ایسی خواتین بھی موجود ہیں جو کہ تربیت لینے کے باوجود بیس سال سے زیادہ عرصے سے ایک دفعہ بھی ترقی حاصل نہیں کرسکیں
سکھر میں خواتین کے لیے تھانے کی بنیاد رکھی گئی تھی	نہایت خستہ حال میں دو کمروں پر مشتمل کمپلینٹ سیل موجود ہے، اسکو تھانے کا درجہ نہیں دیا گیا
گلگت بلتستان میں ۷ خواتین کے تھانے قائم کیے گئے ہیں	گلگت بلتستان میں خواتین پولیس اہلکار پولیس اسکولوں میں اساتذہ کی خدمات سرانجام دے رہی ہیں
میرپورخاص میں بھی خواتین کے لیے الگ تھانی قائم کیا گیا ہے	میرپورخاص خواتین کے تھانے کو دی گئی پرانی عمارت میں دیگر سہولیات نہ ہونے کے ساتھ ساتھ واش روم کی سہولت بھی موجود نہیں ہے

یہ اشتہار یورپی یونین کے تعاون سے تشکیل دیا گیا ہے، شایع شدہ مواد کی تمام تر زمہ داری انڈویجوئل لینڈ کی ہے
اس میں یورپی یونین کے خیالات کی عکاسی نہیں کی جارہی۔

in collaboration with

Friedrich Naumann STIFTUNG FÜR DIE FREIHEIT

مزید معلومات کے لیئے رابطہ کریں:
contact@individualland.com
www.individualland.com
Find us on facebook and Twitter
INDIVIDUALLAND